السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل عام طور پر بلیک مارکیٹ کی خرید وفروخت جاری ہے جو بغیر کراہیت طرفین کی رضامندی سے ہوتی ہے۔ کنٹرول نرخ سے خریدی ہوئی چیز بلیک میں اصل قیمت کئی گنا زیادہ پر فروخت کی جاتی ہے۔ علماء کا خیال بلیک مارکیٹ کے متعلق مختلف ہے۔ بعض جائز و حلال کہتے ہیں اور بعض ناجائز حرام کہتے ہیں!۔

برائے مہربانی اس مسئلہ کو قرآن وحدیث کی روشنی میں تحقیق فرما کر جواب عنایت فرمائیں۔

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میرے نزدیک بلیک کرنا مطلقا جائز ہے اور نہ مطلقا ممنوع بلکہ تفصیل کی ضرورت ہے۔ کنٹرول ریٹ سے جو مال حاصل کیا گیا ہو اس کو مقرر نرخ پر ہی فروخت کرنا چاہیئے۔ اس میں بلیک مارکیٹ کرنا دوسروں کی ضرورت (سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہے اور یہ انتہائی خود غرضی بے مروتی اور بخل وحرص کی علامت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع مضطر سے منع فرمایا ہے (ابوداود

البتہ جس تاجر اور لیسنس دار کو کنٹرول کی چیز کنٹرول ریٹ سے نہ ملے اور مال چور بازار کی طرح مقرر نرخ سے زائد دام دے کر حاصل کرنا پڑے اور بغیر زائد قیمت دیئے ہوئے مال ہی نہ ملے اور وہ کوئی دوسرا ذریعہ معاش بھی نہ اختیار کرسکے تو ایسے تاجر اور دوکاندار کے لئے کنٹرول سے زائد نرخ پر بلیک کرنے میں مضائقہ نہیں مگر ایک مناسب حد تک یعنی: اس حد تک کہ زائد قیمت جو وہ وصول کرنی چاہتا ہے غبن فاحش میں داخل نہ ہو۔

آج کل بعض بلکہ بہتوں نے بلیک کو ذریعہ معاش بنالیا ہے۔ یہ ذریعہ معاش بلاشبہ مشکوک ومشتبہ ضرور ہے۔ اس لئے اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

### جلد نمبر 2۔کتاب البیوع

### صفحہ نمبر 360

### محدث فتویٰ